سوال

دنیاوی خوبیوں کے حامل منگیتر کی تلاش

جواب

لحمد للہ.

یں گے کہ شریعت اسلامیہ نے نیک اور دیندار بیوی تلاش کرنے کی ترغیب دلائی ہے، اسی طرح دیندار اور نیک خاوند تلاش کرنے کی ترغیب بھی دی ہے، ہر دو کے لیے دین سب سے پہلا اور بنیادی ہدف ہے۔ جبکہ خوبصورتی، دولت اور حسب و نسب وغیرہ جیسی دیگر خوبیاں سب کی سب ثانوی حیثیت رکھ

میں بیوی میں پائی جانے والی ان صفات کا تذکرہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ایک روایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : "عرض کیا گیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم !کون سی عورت بہترین ہے ؟

علیہ و سلم نے فرمایا : (جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے، جب اسے حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اپنی ذات کے متعلق اور خاوند کے مال کے بارے میں ایسا رویہ نہ رکھے جو خاوند کو پسند نہ ہو۔)

مد : (2/251) نے روایت کیا ہے اور البانیؒ نے ا(سلسلہ صحیحہ (1838) میں صحیح قرار دیا ہے۔

تو یہی معاملہ خاوند کے بارے میں بھی ہے کہ بنیادی طور پر نیک اور متقی خاوند کی تلاش کی جائے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان میں ہے کہ : (جب تمہارے پاس کوئی ایسا لڑکا آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرو۔ ۔ ۔) تو اگر دین کے ساتھ خوبصورتی، دولت اور حسب نسب بھی ہو تو یہ اللہ

م : (1480)

امہ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

"بہجۃ قلوب الأبرار وقرۃ عیون الأخیار فی شرح جوامع الأخبار" (ص/120)

چیزوں کا جواب بھی ہمیں مل جانا چاہیے، اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیے کہ مال، حسب و نسب، اور خوبصورتی مومن ہوں یا کافر سب لوگوں کے ہاں پسندیدہ خوبیاں ہیں، صرف انہی چیزوں کی بدولت ایک دوسرے کی طرف راغب ہونا انسانوں اور بشر کے مزاج میں رچا بسا ہوا ہے، چنانچہ شریعت نے اس

یا :

(عورت سے شادی چار چیزوں کی وجہ سے کی جاتی ہے : مال و دولت، خاندان، خوبصورتی اور دینداری، تم دین دار کو پا کر کامیاب ہو جاؤ، تمہارے ہاتھ خاک آلود کر دے گی) اس حدیث کو بخاری : (5090) اور مسلم : (1466) نے روایت کیا ہے۔

م نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

"شرح مسلم" (10/51-52)

امہ نووی رحمہ اللہ ایک اور مقام پر کہتے ہیں :

شد

"ریاض الصالحین" (ص/454)

امہ قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

"المفہم لما أشكل من تلخيص صحيح مسلم" (4/215)

فعی فقہائے کرام میں سے الشیخ سلیمان بن منصور عجیلی الجمل رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شد

"فتوحات الوہاب بتوضیح شرح منہج الطلاب المعروف بحاشیۃ الجمل" (4/118)

س بات کے قائل ہیں کہ کسی خاتون میں مذکورہ صفات تلاش کرنا شرعی طور پر مرغوب ہے، اور لڑکا ان صفات کی حامل منگیتر تلاش کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ دینداری بنیادی شرط ہو، نیز دیگر کسی اور خوبی سے متصادم نہ ہو، چنانچہ اگر کہیں تصادم آئے تو حتمی طور پر دینداری کو ترجیح دے۔

ن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

گا۔

ب صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان کے عربی الفاظ : بکرا جاتا ہے کہ خوبصورت لڑکی سے شادی مستحب ہے، الا کہ خوبصورتی کا دینداری سے تصادم ہو کہ خوبصورت تو ہو لیکن دیندار نہ ہو، جبکہ دوسری لڑکی خوبصورت تو نہ ہو لیکن دیندار ہو تو دیندار کو ترجیح دے۔ ہاں اگر دینداری میں دونوں ہی یکساں ہوں تو خوبصورت

ث مبارکہ کے عربی الفاظ : فاظفر بذات الدین سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے : دیندار اور صاحب مروت لڑکے کی نگاہ ہر چیز میں صرف دینداری پر ہونی چاہیے، خاص طور پر ایسی چیز میں جہاں ساتھ اور نبھا طویل المیعاد ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے دیندار لڑکی حاصل کرنے کا حکم دیا ہے

"فتح الباری" (9/135-136)

شافعی فقہائے کرام کی متعدد فقہی کتب میں اس حدیث کی وجہ سے خوبصورت لڑکی سے شادی کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

ت" (2/623) میں ہے کہ :

شد

اس حوالے سے ان شاء اللہ شریعت میں وسعت پائی جاتی ہے؛ کیونکہ میاں بیوی کے درمیان اصل مقصد دینداری ہے۔ تو دیگر تمام خوبیاں اور صفات تلاش کرنا مذموم نہیں ہے بلکہ اچھی چیز ہے۔

لیے اس طرح صفات ذکر نہیں کی گئیں جس طرح بیوی کے لیے بیان کی گئیں ہیں تو اس کی وجہ دونوں میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مرد ہی اپنے لیے رشتہ تلاش کرتا ہے، اور اپنی مطلوبہ صفات والا رشتہ دیکھتا ہے، جبکہ عورت صرف اس شخص کے بارے میں غور و فکر کر

پھر یہ بھی ہے کہ شریعت میں عام طور پر مردوں کو مخاطب کیا جاتا ہے، اور اصولی علمائے کرام نے یہ بات طے کی ہے کہ تمام کے تمام حکم جن میں مردوں کو مخاطب کیا جاتا ہے ان میں خواتین بھی شامل ہیں، تا آں کہ عورتوں کو اس میں شامل نہ کرنے کی کوئی دلیل یا قرینہ صارفہ موجود ہو، وگرنہ یہ کوئی ضروری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (یقیناً عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں۔ [یعنی : جو حکم مرد کے لیے وہی حکم عورت کے لیے ہوگا۔ مترجم])

قرار دیا ہے۔ (113)

واللہ اعلم